

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ایک ملاقات کا احوال

نباض قوم مولانا ابوداؤد محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

کی رفیقہ محترمہ امینہ حبیبہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ

المدینہ انٹرنیٹ

فقیر عمر حضرت مفتی محمد امین دامت برکاتہم اور حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان ایک ملاقات کا احوال 28 ذوالحجہ 1432ھ

محمد افضل سیدی (انٹرنیٹ سے ایک اہل بیت) - بتاریخ 24-11-2011 بروز جمعرات

اگلے اور مولانا صاحب سے مصافحہ کیا۔ آپ نے مولانا صاحب کا ہاتھ پکڑا اور انہوں نے آپ کے ہاتھ چومے۔ میں یہ نہیں دیکھ سکا کہ آپ نے بھی مولانا کے ہاتھ چومے یا نہیں۔ پھر قلیل کے بعد حضرت صاحب نے مولانا کو دعا دینی کی عثمانی پری تو فرمایا مولانا یہاں کھڑا ہوا پانی کرتا رہتا ہے۔ اس لئے کوئی کی کوئی ہوگی تو مصافحہ کریں (دوسری تعلیم)

پھر قلیل حضرت صاحب نے انہیں چائے کی دعوت دی۔ جو انہیں لے کر لی۔ اب مولانا صاحب کو بیٹ سے اٹھا کر مکمل بیخبر ہٹایا گیا اور یہ دونوں مبارک بستیاں اور ذات طالب علمی کے پاسے ماضی انہیں بیخبر رہ جیسے مسجد کے گن سے گزرا کہ قلیل حضرت صاحب کے حجرہ مبارک میں داخل ہوئے۔ میں جب یہ منظر دیکھ رہا تھا تو حضور میں ان دونوں مبارک بستیاں کا زمانہ طالب علمی زمین میں ابھرے گا کہ بھائی اور بھندہ کی کے عالم میں دونوں ایک ساتھ جڑتے پلٹے پھرتے ہوں گے۔

حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے بارگاہ میں آئے جاتے ہوں گے۔ وہ بھی ایک منظر ہوگا اور یہ بھی ایک منظر ہے۔ گو اس بات کی دلیل ہے کہ ہر ایک نے جہان کے بعد بڑا صاحب کرامت و کردار کے مسائل سے گزرا کر زندگی کے شب و روز گزارنے ہیں۔ کمرے میں داخل ہو کر دونوں "صالحین"

آج عشاء کی نماز قلیل حضرت صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ گھر پر، میں 30:35 بجے ادا کی۔ نماز کے لئے حضرت صاحب کے لئے مخصوص جگہ پر نہیں لگا کر کے بعد بیٹھا تھا تو قلیل حضرت صاحب مکمل بیخبر رہ مسجد میں پھر لیٹے۔ اچھے دیکھ کر فرمایا کہ تمہارے دواؤں کے ہو گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں، اب میں آپ کے حجرے مطابق کھڑکی سے چائے پی کر چائے ہوں۔ سن کر مسکرائے اور فرمایا "مجھ کو تم کہتے ہو تو میں لیتے ہیں" اور یہ فرماتے کا انداز انتہائی شگفتہ تھا۔

نماز چھٹی۔ نماز کے بعد رات کے میں حاضر ہوا۔ آپ حجرہ مبارک تھے۔ کھڑکی سے فرمایا کہ اسے چائے بناؤ۔ وہ ان چائے مسجد سے یہ پیچھا آیا کہ کوئی انوار سے حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملاقات کے لئے کھڑکی کا سہہ ہیں۔ قلیل حضرت صاحب کو گھر میں پیغام دیا گیا۔ آپ فرمایا اب قرطبہ آئے آپ کے ہاتھ میں وہی الخیرات شریف تھی۔ حالانکہ آپ چادر پہنتے تھے۔

دیکھ کر بیخبر رہے کہ آپ مسجد سے گزرتے ہوئے حجرہ کے گن میں کھڑکی لائے اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال کیا۔ مولانا صاحب گاڑی کی انگیٹ پر بیٹھے تھے۔ آخر نہیں نکلتے تھے۔ لہذا آپ دیکھ کر حیرت سے

سامعین کا لقب قبول قبلہ حضرت صاحبِ حضرت محمدؐ و معظم پاکستان و روضہ اللہ علیہ کا دھارنہ ۱۳۰۳ء ہے۔ اپنی اپنی شکل و پیشہ پر آئے سہ ماہیہ جلوسہ کر ہو گئے۔ عجیب خوش نما خوش کن۔ دل پر بار بار اور یہ کیل روغائی معرقہ و دقوں کے چہراں پر اچھا کا سکون و اطمینان اور خوشی و مسرت تھی۔

مولانا ابوداؤد صادق صاحب کی عمر مبارک ۵۴ سال اور قبلہ حضرت صاحب کی عمر ۵۶ سال بیسوی سن کے صاحب سے تھی اتورہنوں "سامعین" طر کے اس جلسے میں ہیں کہ جہاں شکست و کمزوری جسمانی طور پر انسان کو کمزور کر دیتی ہے لیکن چہراں پر اطمینان کی دولت روحانی سراج کو ظاہر کر رہی تھی اور ایسا کیا کہ نہ ہوں کہ ساری زندگی حقوق اللہ و اللہ رب العزت اور ان کے آخر الزماں حضرت سیدہ عمر مصطفیٰ علیہ السلام کی طرف جاسے سر ہو گئی ہے اور آپ بھی اس پر عائد کیا یہی خواہش موجود ہے کہ یہ میرے آقا و جہاں علی اللہ علیہ السلام کی اُمت و دروغ سے بچ جائے ۱۹۸۲ء سے میں نے بھی کچھ دیکھا ہے اور خواہش ہے کہ اس طرح سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قبلہ حضرت صاحب کے وجودِ مسعود کی برکت سے جہنم سے آفرینی پاتی رہے۔ آمین بجاہود الرحمن صلی اللہ علیہ وسلم۔

گنگوشری بھولی۔ گویا ان کی بارش اس قدر زیادہ ہو رہے تھی۔ ایسا کیا کہ نہ صاحب کے فرمانِ عالی شان ہے۔

تسویل الرحمنۃ اللہ ذمہ و ذکر الصالحین۔ تو یہاں ذکر صالحین کا اور صالحین کی زبان سے۔ تو قبولِ حق و ریتہا تھا۔

اس نے نورِ باغی کے شرارت جہاں دوسرے احباب محسوس کر رہے تھے وہاں میرے دل کی کیفیت بھی بدل رہی تھی۔ دل خود بخود اللہ اللہ کر رہا تھا اور ایمان مضبوط سے

مقبوضہ و ترہنے لگا۔ ایسا کیا کہ نہ ہوں کہ اولیاء اللہ کی سوجھ بوجھ کی انعام تھا ہے۔ کیونکہ و طریح کے فیض و ادایا کا طہین کے وجود مسعود سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ایک تہہ سے گئی کو جھٹ کریں اور دوسرا خود بخود پاس چھٹے واسطے مستفید ہوتے ہیں۔ اچھے منائے کرام طرکی مکان کی مثال دیتے ہیں اس صورت حال سے لاکھ و لکھاتے ہوئے کہ اگر آپ اپنے لئے اپنے باقی بچوں کیلئے عرصہ ۵۱۰ رب اور دوست احباب کیلئے روحانی کی ملاحتی، صحت و تندرستی، ملحد محل، نہ نادر ثروت کے خزانوں کے لئے کاروبار کیلئے اور اہم۔ ٹیکس اور کھوسا صاحب (داؤد انیسویس) کیلئے روحانی ہاتھار پا اور مجھے یقین کامل ہے کہ میری یہ دعائیں اللہ رب العزت ضرور قبول فرمائے گا اور یہ بھی یقین ہے کہ اپنی زندگی میں ان دعاؤں کا ثمر و فکھوں کا لکھنا مالک۔ دونوں "سامعین" آئے ساتھ ساتھ اپنی اصل چیز پر توجہ فرمائے۔ مولانا ابوداؤد صادق صاحب نے لے میں دقت محسوس کرتے تھے اور ان کی اُمت ٹیک تھی۔

ابو قبلہ حضرت صاحب گنگو آسانی سے فرما لیتے تھے لیکن اُمت کو دتھی۔ لہذا قبلہ حضرت صاحب ہی گنگو فرما رہے تھے اور مولانا ابوداؤد صادق صاحب نے بی توجہ اور شاک سے آپ کی باتیں سن رہے تھے اور احباب کی ہر قسم کی کوشش تھی۔

قبلہ حضرت صاحب رطلہ سے سب سے پہلے کوئی واسطے حضرت قبلہ خواجہ محمد صادق صدیقی روضہ اللہ علیہ کا ذکر پاک شروع فرمایا۔ کیا گنگو کا انداز اور کیا اُمت کا اچھا کہ تھا۔ نہ کر رہے کوئی واسطے قبلہ حضرت صاحب مولانا اسرار احمد روضہ اللہ کا اور بیان کرنے والے قبلہ حضرت صاحب اُمت پر کائنات میں تو یہاں بندہ جاتا ہے۔ آج بھی یہی ہوا تھا۔

قبلہ حضرت صاحب اُمت پر کائنات میں کوئی واسطے قبلہ حضرت

محبت و عقیدت کا نور ہمیں ہمیں کرکھام ہونے لگا۔ ذکرِ دعوتِ اعظم کا یہاں کرنے والے قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم ہوں۔ نورِ سائنس میں مولانا ابو الکلام صاحب ہوں تو اس قدر محکمہ کی جگہ، زمانہ طالب علمی کے واقعات اور محدث اعظم پاکستان کی باتیں کو ذکرِ نور کی بارش تھی۔

مولانا ابو الکلام صاحب کٹر مری و قادیانیت کی وجہ سے پاریا دیکھتے تھے اور ان کے عارِ اہم انہیں دیکھنے سے منع کیا کرتے تھے۔ لیکن دعوتِ محدث اعظم پاکستان کے ذکر میں ایسے نہ تھے کہ تکیف کا احساس جاتا رہا۔ اس دوران چاہئے آگئی۔ علیٰ حق کے ہائے پیش کی تھی جو کہ پتہ حکومت ہی آپ کی تھی۔ قبلہ حضرت صاحب نے بھی پتہ حکومت کو مل کر ماسے۔ اس دوران مولانا ابو الکلام صاحب نے زبان سے کوئی لفظ ادا نہیں کیا۔ کیونکہ ہوش میں دلت ہوں کرتے تھے۔

قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ سفر میں ساتھ تھا، کھانے کا وقت ہوا۔ دینی پر چہ کرکھانے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ جہاں پر دوکان پاؤں اوپر کر کے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ ہم اس کو ختم کر دیں۔ پھر چلے گئے اور آپ کو اس لئے تیار رہیں کہ نہیں آپ یہ نہ کہہ لیں کہ سر اور اس نے مطالبہ نہ کر دی پر چہ کرکھانے لگا۔ تھا۔ سبحان اللہ صلیب کی پاسداری اس کو کہتے ہیں۔

سب سے پہلے اس طرح میں نے مختلف مرقوں پر چلی آئے والے واقعات کو اپنی تاریخوں میں قادیان کی نقل میں لکھ کر لیا ہے۔ تاکہ مجھے دنیا و آخرت کی سعادت حاصل ہو اور ساتھ میں آپ کے روحِ شہ کے معاملات چلی گئیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

صاحب کا ذکر ان الفاظ ”پھر آئے تھے“ سے شروع کیا تو کیا الفاظ کی روانی اور آواز کا مسلسل تھا۔ محکمہ میں نہیں لایا تھا۔ پھر جس آواز سے اس جملہ، عقیدت، محبت اور اہمیت سے آپ لہجہ ہی و سرشت کا ذکر فرما رہے تھے۔ ذکرِ کوئی والے قبلہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا دور تھا لیکن ایمان ہمارے مضبوط ہوا ہے جسے اور غما نہیں ہمارے ہے۔ کیونکہ اللہ والوں کے ذکر کے ایسے ہی اثرات ہوتے ہیں۔

فرماتے تھے: ایک مرتبہ حاضر ہوا۔ کسی کوئی کھانا میں تو مل نہیں تھا۔ ذکرِ حضرت مہاں شیر مرثیہ جی، رحمۃ اللہ علیہ نے والے مہمان کی خواہش کے مطابق کھانا کھاتے تھے۔ آج اگر حضرت صاحب مجھے اپنے ہوتے چال چلتی اور دودھ کے ساتھ کھانا نہیں تو کیا بات ہے۔ تھوڑی دیر گزری خادم کرے شک آپ اور سرکاری فرمان، شاید کہ قبلہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ مفتی صاحب اپنے ہوتے چال دودھ اور چینی کے ساتھ کھاتے تھے۔ فرماں سننے ہی بی بی شرم محسن ہوئی کہ ایسی خواہش کا اظہار کیوں کیا کہ حضرت میرے مال کی کینیت کو چاہی گئے۔

پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ حاضر ہوا تو کھانا نہ ملا۔ مفتی صاحب الی سے ذکر کیا کریں۔ میں بیٹھا ذکرِ ہاتھ۔ آپ پھر سے سے دیر تک صلیب لائے ہوئے فرمایا مفتی صاحب اس طرح بلکہ میں باہر کی طرف ذکر کرتا ہے۔

اسی طرح اور بھی باتیں کرنے کے بعد آپ نے حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر پاک شروع کیا۔ تو پھر کیا تھا کہ صاحبین کے چہرے اور بھی ہلکا اور خوشی و مسرت سے جھلکے گئے۔ دونوں چہروں سے خوشی و مسرت کے نئے نئے ہوئے گئے۔ آنکھوں سے حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی